احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 22

منگل 3 جون 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 3 جون 2003ء 2 ربیع الثانی 1424 ہجری-3 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 121

خوش نصیب اہل مشرق

حضرت عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے یعنی اس کی روحانی سلطنت کو دنیا میں قائم کریں گے۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر 4078)

صفت الخبیر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور آئندہ کی پیشگوئیوں کا ایمان افروز بیان

بجز ترک خودی اور رسولؐ کا دامن پکڑنے کے توحید کامل حاصل نہیں ہوسکتی

ہر احمدی گھرانہ تقویٰ کی راہوں پر چل کر حسین معاشرہ قائم کرنے والا بن جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔ مئی 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 مئی 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر والی متعدد آیات کی تشریح ارشادات حضرت مسیح موعود اور تفسیر خلفاء سلسلہ احمدیہ کی روشنی میں فرمائی۔ آپ نے خطبہ میں قرآن کریم، آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں اور آئندہ کی خبروں کا ایمان افروز تذکرہ بھی فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں متعدد آیات قرآنی کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد ان کی تشریح فرمائی۔ سورۃ انعام کی آیت 104 کی تشریح میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مخفی در مخفی اور وراء الوراء ہے کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کر سکتی۔ اس کی توحید کا حصول محض عقل کے ذریعہ غیر ممکن ہے کیونکہ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جہاں انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کشی کرے وہاں انفسی باطل معبودوں سے بھی پرہیز کرے یعنی اپنی روحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور ان کے ذریعہ عُجب کی بلا میں گرفتار ہونے سے اپنے آپ کو بچائے۔ پس بجز ترک خودی اور رسولؐ کا دامن پکڑنے کے توحید کامل حاصل نہیں ہوسکتی۔

سورۃ الحشر کی آیت 19 میں اہل تقویٰ کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ غور کریں کہ انہوں نے کل کیلئے کیا بھیجا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تمہارے اعمال سے بخوبی باخبر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر جی کو چاہئے کہ دیکھ لیوے کہ کل کیلئے کیا بھیجا ہے۔ جو کام اللہ کے لئے نہ ہوگا وہ سخت نقصان کا باعث بنے گا اور اگر کام اللہ کیلئے ہے تو اللہ اس کو مفید اور مثمر بثمرات حسنہ بنا دیتا ہے۔ کل کی فکر کے اصول سے دنیا میں بھی کامیابی ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ قرآن کی اعلیٰ تعلیم ہے جس سے دوسری دنیا نے خوب فائدہ اٹھایا ہے اس لئے کل کے واسطے اپنی تیاری کرو۔

حضور انور نے اسی آیت کی روشنی میں فرمایا کہ یہ آیت نکاح کے موقعہ پر تلاوت کی جاتی ہے اور رشتہ سے پہلے بسا اوقات فریقین کو حالات صحیح نہیں بتائے جاتے۔ بعض دفعہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ لڑکا بھی شریف ہے اور لڑکی بھی بسنا چاہتی ہے لیکن اس کا سسرال زیادتی کرتا ہے بعض صورتوں میں جب لڑکی کو بحیثیت بہو اختیارات ملتے ہیں تو وہ ساس پر زیادتیاں کرتی ہے۔ یوں یہ شیطانی چکر جاری رہتا ہے حالانکہ نکاح کے وقت تقویٰ اور قول سدید کی نصیحت کی جاتی ہے۔ احمدی گھرانے ایسا نمونہ پیش کریں کہ غیر بھی کھنچے چلے آئیں۔ ہر کام سے پہلے سوچیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اللہ ہر زیادتی سے باخبر رہتا ہے۔ خدا کرے کہ ہر احمدی گھرانہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والا اور حسین معاشرہ قائم کرنے والا بن جائے۔

قرآن کریم نے آئندہ کی کئی خبریں عطا کی ہیں۔ ایک خبر دی کہ ایک زمانہ آئے گا جب لوگ آپس میں ملائے جائیں گے۔ چنانچہ اس میں ذرائع رسل و رسائل اور ذرائع ابلاغ میں ترقی کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ آنحضرتؐ کو مکہ میں شاہانہ انداز میں واپس لوٹنے کی خبر دی گئی۔ آنحضرتؐ نے اپنی امت کے مختلف ادوار یعنی خلافت راشدہ، ایذا رساں بادشاہت، جابر حکمرانوں اور خلافت علیٰ منہاج نبوۃ کی خبر دی۔ آپؐ نے اپنے مہدی کیلئے سورج اور چاند گرہن کی خبر دی نیز سورج کے مغرب سے طلوع اور طاعون کی پیشگوئی بھی فرمائی۔

حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی کی کہ اللہ آپ کو عظمت دے گا اور کثیر نسل دے گا۔ روپیہ آنے اور حاجات پوری ہونے کی سینکڑوں خبریں پیشگی آپ نے لوگوں کو بتائیں جو پوری ہوئیں۔ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور مخالفین کی شکست اور ہلاکت کی بے شمار خبریں دیں جو پوری ہوئیں آپ فرماتے ہیں کہ میرا خدا ہر قدم پر میرے ساتھ ہے۔ اگر سب مجھے چھوڑ بھی دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔ خدا اس سلسلہ کو بڑھائے گا مخالفین خواہ ناخنوں تک زور لگا لیں اور دیکھ لیں کہ انجام کار کون ہے۔ صادق ضائع نہیں ہوسکتا بدقسمت ہے وہ جو قبول نہیں کرتا۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 مئی 2003ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل جنازے پڑھائے:۔

نماز جنازہ حاضر

محترمہ ثمینہ نورین صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد خاں صاحب آف آکسفورڈ مورخہ 26 مئی 2003ء کو بعمر 47 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ مخلص، دعا گو خاتون تھیں اور لجنہ اماء اللہ آکسفورڈ کی سرگرم رکن تھیں مختلف عہدوں پر جماعت میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

نماز جنازہ غائب

محترمہ الحاجہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبدالرحیم صاحب رائچوری حیدر آباد انڈیا مورخہ 5 مئی 2003 کو بعمر 88 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، سادہ طبیعت، نیک دل خاتون اور 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ مالی قربانی میں نمایاں تھیں۔ لجنہ میں مختلف حیثیتوں میں تادم واپسیں خدمت کی توفیق پائی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں اور 20 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالرشید صاحب حیدر آبادی کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور وہ دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔

بیکاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے ہو دور کرو اور یاد رکھو جب تک بیکاری دور نہیں ہوگی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔

(مطالبات تحریک جدید ص 126)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مقامیہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1985ء ④

17	ستمبر	حضور نے جرمنی میں کولون مرکز کا افتتاح فرمایا۔
18	ستمبر	چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی وفات۔ آپ 22 سال امیر جماعت لاہور رہے۔ آپ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بھائی تھے۔
18	ستمبر	حضور کی ہمبرگ میں آمد۔
19	ستمبر	حضور کی ہمبرگ میں پریس کانفرنس۔
20	ستمبر	حضور کی برلن میں آمد۔
21	ستمبر	حضور کی برلن میں پریس کانفرنس اور پھر دیوار برلن کا معائنہ۔ فرینکفرٹ میں آمد۔
22	ستمبر	حضور نے جرمنی میں گروس گیراؤ مرکز کا افتتاح فرمایا۔
24	ستمبر	حضور میونخ پہنچے۔
25	ستمبر	حضور نے میونخ میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔
26	ستمبر	حضور کا دورہ سپین، اہل سپین کو نئی روحانی زندگی عطا کرنے کا تاریخی عہد۔
27	ستمبر	حضور نے زیورک میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔
27	ستمبر	حضور نے بیت محمود زیورک سوئٹزرلینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔
27 تا 29	ستمبر	تنزانیہ کا جلسہ سالانہ۔
	ستمبر	غانا میں خدام کا اجتماع۔ حاضری 4 ہزار۔
4	اکتوبر	حضور نے بیت بشارت سپین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔
6	اکتوبر	نیویارک میں انٹرنیشنل مذہبی کانفرنس میں جماعت کے نمائندہ کی تقریر۔
12,11	اکتوبر	خدام الاحمدیہ سیرالیون کا دوسرا سالانہ اجتماع بو میں ہوا۔ 180 خدام کی شرکت۔
13	اکتوبر	فرانس میں جماعت کے نئے مرکز کا حضور نے افتتاح فرمایا۔
14	اکتوبر	فضل عمر ہسپتال کے نئے تعمیراتی مرحلے کا افتتاح ہوا۔
15	اکتوبر	حضور کی دورۂ یورپ سے لندن واپسی۔
20,19	اکتوبر	انصار اللہ جرمنی کا 5واں سالانہ اجتماع۔
21	اکتوبر	دورۂ یورپ سے واپسی پر حضور کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کا استقبالیہ اور حضور کا خطاب۔
25	اکتوبر	حضور نے تحریک جدید کے دفتر چہارم کا اجراء فرمایا۔
26,25	اکتوبر	مجلس انصار اللہ غانا کا سالانہ اجتماع۔
27	اکتوبر	پنوالیہ تنزانیہ میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
29	اکتوبر	نیانگاو تنزانیہ میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
29	اکتوبر	نٹاما تنزانیہ میں بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔
	اکتوبر	پورٹ لینڈ امریکہ میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے زمین کی خرید۔
	اکتوبر	نیوسان امریکہ میں نئی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی۔

ہم سب ترے غلام، تو محبوب یار کا

گلشن میں شور ہے بپا تازہ بہار کا
موسم پھر آ گیا نئے قول و قرار کا

چھوڑا ہے سیل ہجر نے پسماندگان میں
اک منظرِ وصال بھی، لیل و نہار کا

آیا ہے بادشاہ سریر مسیح پر
بن کر نشان قدرت پروردگار کا

پھوٹی ہیں ماہِ نَو سے دعائیں کرن کرن
سنورا ہے یوں نصیب شب تابدار کا

مسرور و مطمئن ہے فضا کوئے یار کی
دل نغمہ زن ہے اہل محبت شعار کا

اک حرف غیب لوح سے اترا زمین پر
اور نام بن گیا وہ مرے شہریار کا

عمر دراز دے اسے یارب! ہمیں وفا
یکتائے روزگار ہو رشتہ یہ پیار کا

پہنائی اس نے تجھ کو خلافت کی یہ عبا
ہم سب ترے غلام، تو محبوب یار کا

جو حکم ہو، وہ نذر گزاروں میں سیّدی
اپنا تو کچھ نہیں ہے ترے جاں نثار کا

جمیل الرحمان۔ ہالینڈ

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

طاقتور وہی ہے جو اپنے نفس پر غصہ کی حالت میں قابو پائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی خاطر ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر لیا

(آیات قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات وواقعات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت القوی کے مختلف پہلوؤں کا بیان)

خطبہ جمعہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع - فرمودہ 28/مارچ 2003 مطابق 28/امان 1382 ہجری شمسی بمقام بیت فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے سورۃ التکویر کی آیات 21,20 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یقیناً یہ ایک (ایسے) معزز رسول کا قول ہے (جو) قوت والا ہے۔ صاحب عرش کے حضور بہت مرتبہ والا ہے۔

اس کے متعلق مفسرین کی دو آراء ہیں۔ ایک رائے تو یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔

آج بھی انشاء اللہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کا مضمون بیان کیا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (۔) نے اپنی زندگی میں مختلف قسم کے جو بوجھ اٹھائے ہوئے تھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفتِ قوی سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ گویا اپنے عملی نمونے سے آپ نے اس صفت کے مضمون کو اس طرح اپنی ذات میں جاری فرمایا کہ اس صفت کے کامل مظہر بن گئے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں قرآن کریم کی سورۃ احزاب سے یہ آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔(۔)

یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان کامل نے اسے اٹھالیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔

پہاڑوں سے مراد بڑی طاقتیں ہیں۔ کیونکہ پہاڑ تو یہ ذمہ داری نہیں اُٹھا سکتے۔ بڑی بڑی طاقتیں ہیں جو یہ ذمہ داری اٹھاتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو جب پہاڑ پہ تجلی ہوئی تو آپ نے کہا میں تجھے دیکھ سکتا ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم پہاڑ پر تجلی کریں گے۔ اگر پہاڑ اس کو برداشت کر سکا تو پھر تو مجھے دیکھنا۔ جب پہاڑ پر تجلی ہوئی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کے گر گیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پہاڑ سے زیادہ قوی تھے جو آپ نے اس تجلی کو اُٹھایا اور اسی لئے آپ کو انسان کامل فرمایا گیا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی گواہی میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ آنحضرتؐ پر پہلی وحی کیسے نازل ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مَاأَنَا بِقَارِیٍٔ کہتے ہوئے بہت شدید خوف محسوس کر رہے تھے۔ قاری سے مراد ہے پڑھا لکھا اور یہی کہا کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں۔ مگر فرشتہ نے بڑے زور سے آپ کو بھینچا اور بڑے زور سے فرمایا (۔)۔ اللہ کے نام پر پڑھ جس نے پیدا فرمایا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بعینہٖ یہی عرض کیا: اقرء باسم ربک الذی خَلَقَ۔ جب یہ وحی نازل ہوئی تو حضور اکرمؐ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس پہنچے اور جا کے عرض کیا زملونی زملونی مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے سخت سردی لگ رہی ہے۔ سردی بھی ایسی جیسے ملیریا بخار سے سردی ہوتی ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ پر کپڑا اوڑھا دیا۔ کمبل اوڑھا دیا اور اس کے بعد اپنے ایک کزن ورقہ بن نوفل کے پاس آپ کو لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کیفیت کو سنا تو اس نے یہ عرض کیا کہ دیکھیں آپ پر ایک وقت آئے گا جبکہ قوم آپ کو نکال دے گی۔ اپنے گھر سے باہر کر دے گی تو اس وقت گھبرانا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوگا۔ حضرت خدیجہ نے نوفل سے فرمایا کہ قوم اس کو نکال دے گی؟ دیکھو یہ تو گمشدہ اخلاق کو زندہ کرتا ہے، جو عادتیں نیکی کی عربوں سے اُٹھ چکی ہیں ان کو دوبارہ اس نے رائج کر دیا ہے۔ یتیموں کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ غریبوں اور بیواؤں کا مددگار ہے تو اس کو قوم کیوں نکال دے گی۔ ورقہ نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا اور ہو سکتا ہے میں اس وقت زندہ نہ رہوں۔ لیکن اگر میں زندہ ہوں گا میں ان پر ایمان لے آؤں گا۔

(بخاری۔ کتاب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک حلف الفضول بھی فرمایا تھا۔ حلف الفضول کہتے ہیں تین فضلوں کا حلف۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ اقرار کیا تھا کوئی بھی مظلوم ہو میں اس کی ضرور مدد کروں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حلف سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ کہتے ہیں کہ قریش کے قبائل عبداللہ بن جدعان کے گھر اکٹھے ہوئے تھے اور سب نے بالاتفاق یہ قسم کھائی تھی کہ ہم مظلوم کی مدد کریں گے۔ (سیرت ابن ہشام)

اب یہ واقعہ بڑا عجیب ہے، **ابوجہل سے ایک شخص کا حق دلوانا**:۔ قبیلہ اراش کا ایک شخص جس کا نام اراشہ بھی آیا ہے، اپنے اونٹ لے کر مکہ آیا انہیں ابوجہل نے خرید لیا اور ان کی قیمت دبالی۔ وہ اراشی قریش کی مجلس میں آیا جب وہ کعبہ کے پاس مجلس لگائے بیٹھے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ ان سے عرض کی کہ مجھ پر ابوالحکم بن ہشام نے ظلم کیا ہے اور میرا حق دبا بیٹھا ہے چلئے اور میرا حق دلوائیے کیونکہ میں اجنبی مسافر ہوں۔ اس پر مجلس والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف اشارے کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص کو دیکھ رہے ہو جو وہاں بیٹھا ہے یہ تمہیں تمہارا حق دلوا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ اس دشمنی سے جو ابوجہل کو آنحضورؐ سے تھی خوب باخبر تھے اور محض شرارت سے ایسا کر رہے تھے۔

اراشی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ابوالحکم بن ہشام نے میرا حق دبایا ہوا ہے میں ایک اجنبی مسافر ہوں ان لوگوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ پس آپ میرا حق دلوا دیں۔ آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے کہا کہ چلو۔ اس پر قریش نے بھی اپنا ایک آدمی ساتھ کر دیا کہ دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ابوجہل کے دروازے پر آئے اور دروازے پر دستک دی اس نے کہا کون ہے۔ آپ نے فرمایا محمدؐ۔ اور **فرمایا کہ باہر**

آؤ۔ وہ باہر آیا اس عالم میں کہ اس کا رنگ فق تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی رقم ادا کرو۔ اس پر ابوجہل نے کہا آپ یہاں ٹھہریں میں ابھی اس کی رقم لا کر اسے دیتا ہوں چنانچہ وہ گھر کے اندر گیا اس شخص کی مطلوبہ رقم لا کر اسے ادا کر دی۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اراشی کی طرف مڑے اور کہا کہ تمہیں تمہارا حق مل گیا۔ پھر اراشی اس مجلس میں واپس آیا اور کہا کہ اللہ اس شخص کو جزا دے جس نے مجھے میرا حق دلوایا ہے۔

قریش نے اس شخص سے جسے انہوں نے آپ کے پیچھے بھیجا تھا پوچھا کہ کیا ہوا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے۔ ابوجہل آپ کی آواز سن کر کانپنے لگ گیا تھا اور بہت ڈرتا ہوا باہر آیا اور آپ کے فرمانے پر ایک ہی حکم پر اس نے جس کا حق دبایا ہوا تھا اس کی ساری رقم اس کو ادا کر دی۔ اس پر لوگوں نے ابوجہل سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کیا واقعہ ہوا تھا۔ ابوجہل نے کہا دیکھو میں اس سے ڈر گیا ہوں اس لئے کہ **میں نے دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک بہت ہی خوفناک اونٹ کھڑا ہے اور وہ قریب تھا کہ مجھ پر حملہ کرے میں سمجھتا تھا کہ میں نے ذرہ بھی چون وچرا کیا تو وہ مجھ پر حملہ آور ہو جائے گا۔**

(سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ۔ 258.259 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیہ ازہر)

ابوجہل کا ایک اور واقعہ یہ ہے۔ ایک مرتبہ ابوجہل نے قریش سے کہا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ محمدؐ ہمارے دین پر عیب لگانے سے باز نہیں آ رہے۔ وہ ہمارے آباء کو گالیاں دیتے ہیں اور ہمارے بزرگوں کو بیوقوف کہتے ہیں۔ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ کل میں ایسا پتھر جو مجھ سے اُٹھایا جا سکتا ہو اٹھا کر انتظار کروں گا۔ جب محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) سجدے میں جائے گا تو اس پتھر سے اس کا سر کچل دوں گا۔ تم مجھے اجازت دو یا مجھے روک دو۔ تمہاری اجازت کے بعد بنوعبد مناف جو چاہیں کریں۔ قریش نے کہا ہماری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو۔

صبح ہوئی تو ابوجہل پتھر لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی انتظار میں بیٹھ گیا۔ حضور تشریف لائے، نماز کے لئے کھڑے ہوئے، قریش اپنی مجلس میں بیٹھ گئے کہ دیکھیں کہ ابوجہل کیا کرتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سجدہ میں گئے تو ابوجہل نے پتھر اٹھایا اور حضور کی طرف گیا۔ مگر جب وہ بالکل قریب ہوا تو اچانک واپس مڑا اس کا رنگ فق ہو گیا۔ وہ سخت مرعوب تھا اور اس کے ہاتھ پتھر پر گویا خشک ہو گئے۔ اس نے پتھر ایک طرف پھینک دیا۔ قریش کے لوگ اس کی طرف گئے اور اس سے پوچھا۔ ابوالحکم! تجھے کیا ہوا ہے؟ ابوجہل نے کہا میں نے کل تم سے جو بات کی تھی اس کی تکمیل کے لئے جب میں محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قریب گیا تو میرے اور ان کے درمیان مجھے ایک مست نر اونٹ نظر آیا۔ خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی کسی اونٹ کی ایسی کوہان، ایسی گردن اور ایسی کچلیاں نہیں دیکھیں۔ مجھے خوف ہو گیا کہ وہ مجھے کھا جائے گا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا 'وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ کوئی اونٹ نہیں تھا۔

(سیرت ابن ہشام باب ما دار بین رسول اللّٰہ ﷺ و بین رؤساء قریش)

حضرت مسیح موعود کے متعلق بھی ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو اس وقت گجرات کا ہندو حضرت مسیح موعود پر مسمریزم کرنے کی غرض سے آیا اس کا خیال تھا کہ میں مسمریزم کے زور سے حضرت مسیح موعود کو نچاؤں گا۔ جب لوگ آپ کو ناچتا دیکھیں گے تو اسی وقت ان سے بدول ہو جائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ خدا کا نبی کیسے ہو سکتا ہے جو اس مجلس میں کھڑے ہو کر ناچ رہا ہے۔ اس نے اپنی طرف سے بہت زور لگایا لیکن کچھ دیر کے بعد وہ گھبرا گیا اور اس نے زور لگانا چھوڑ دیا۔ پھر خیال آیا پھر زور لگایا پھر اس نے کچھ دیر کے بعد وہ زور لگانا چھوڑ دیا، پھر خیال آیا پھر زور لگایا پھر اس نے کچھ دیر کے بعد وہ زور لگانا چھوڑ دیا پھر خیال آیا پھر زور لگایا پھر وہ گھبرا کر وہاں سے چیخیں مارتا ہوا بھاگا۔ بیت المبارک سے نیچے اترا تو لوگ اس کے پیچھے گئے انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا تھا۔ اس نے کہا ہونا کیا تھا میں جب زور لگا رہا تھا تو مجھے لگتا تھا آپ کے پیچھے ایک بپھرا ہوا شیر نر تھا اور وہ مجھ پر حملہ آور ہو جائے گا۔ تو میں اس سے ڈر کر پھر واپس آ گیا ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود پر جو توجہ کا نازیبا اثر ڈالا گیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی توجہ کو رد فرما دیا۔ (۔) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ وہ شخص بعد میں حضور کا بے حد معتقد ہو گیا تھا اور خط و کتابت بھی کرتا رہا اور کہا کرتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب یقیناً خدا تعالیٰ کے بہت بڑے برگزیدہ ہیں۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 145.146)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کے سردار کعبہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے لات وعزّٰی اور مناۃ و نائلہ اور اساف کی قسمیں کھائیں کہ اگر (آج) ہم نے محمدؐ کو دیکھا تو اسے پکڑ کر اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سن کر آپؐ کے پاس روتی ہوئی آئیں اور کہا کہ قریش کے سرداروں نے آپ کو قتل کرنے کی قسمیں کھائی ہیں اور آپؐ کے قتل میں ان میں سے ہر ایک شخص شریک ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا:۔ اے میری بیٹی! مجھے وضو کرنے کے لئے پانی لا دو۔ پھر آپ نے وضو کیا اور بلا خوف و خطر مسجد میں تشریف لے گئے۔ جب انہوں نے آپؐ کو آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہی ہے وہ اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں جھکا لیں یہانتک کہ ان کی ٹھوڑیاں ان کے سینوں سے جا لگیں اور وہ اپنی جگہ پر گم سم بیٹھے رہے۔ آپؐ نے مٹھی بھر مٹی ان کی طرف پھینکی اور فرمایا: ہلاک ہو گئے یہ لوگ۔ چنانچہ وہ لوگ بدر کے دن کفر کی حالت میں ہی مارے گئے۔ (مسند احمد جلد ا صفحہ 202)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جو آپ نے خدا کی خاطر بوجھ اُٹھایا تھا اس کی وجہ سے بہت بوجھ ڈالے گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ تم میں سے کون فلاں قبیلے سے اونٹوں کی اوجھڑی لا کر محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیٹھ پر رکھ دے گا جب کہ وہ سجدے میں ہوں۔ ایک بدبخت اٹھا اور اوجھڑی اٹھا لایا اور انتظار کرنے لگا۔ جب حضور سجدے میں گئے تو اس نے وہ اوجھڑی حضورؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ میں دیکھ رہا تھا، یعنی راوی کہتا ہے، لیکن مجھ میں اسے روکنے کی طاقت نہیں تھی۔ قریش کے لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سجدے سے سر نہیں اٹھایا جب تک حضرت فاطمہ نے آ کر وہ اوجھڑی آپ کے کندھوں سے نہ اتار دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سر اٹھایا۔ تین دفعہ فرمایا اللھم علیک بقریش کہ اے اللہ تو ہی ہے جو قریش سے نپٹ۔ قریش پر یہ بددعا گراں گزری کیونکہ وہ یہ مانتے تھے کہ اس شہر میں جو دعا کی جائے وہ مستجاب ہوتی ہے یعنی قبول کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد حضور نے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کے نام لے کر ان سب پر دعا کی۔ راوی کہتا ہے قسم ہے خدا کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ یہ سارے کے سارے جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔

(بخاری کتاب الوضوء باب اذا القی علی ظھر المصلی قذر اوجیفۃ لم تفسد صلوتہ)

ابوجہل کے قتل کا واقعہ بھی بڑا عجیب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق وہ شخص بہت بدزبانی کیا کرتا تھا، بے حد گالیاں دیا کرتا تھا، دو لڑکے تھے ان دونوں نے جنگ میں شمولیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اجازت لی تھی۔ ایک لڑکا عمر میں چھوٹا تھا تو وہ ایڑیوں کے بل کھڑے ہو کر اونچا ہو رہا تھا۔ یہ بتانے کے لئے کہ میں اونچا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو اجازت دے دی تو دوسرے نے کہا کہ مجھ سے اس کی کشتی کروا کے دیکھ لیں میں اس کو پچھاڑ دوں گا تو آپ نے دونوں کو اجازت دے دی۔ ان دونوں نے کسی صحابی سے پوچھا کہ چچا ابوجہل کونسا ہے جو ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس نے اشارہ کیا وہ عقاب کی طرح جھپٹے اور وہیں تلوار سے ابوجہل کی گردن تن سے جدا کر دی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو بھی خبر دی تھی وہ سب سچی ثابت ہوئی۔

حضرت عمر کے اسلام لانے کا واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ ایک دفعہ اپنی ہمشیرہ کے گھر گئے اور وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کی ہمشیرہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی تھیں سورۂ مریم کی۔ آپ کو اس پر بہت غصہ آیا اور آپ نے چاہا کہ ان کو ماریں، ان کا خاوند رستے میں آ گیا آپ نے اس پہ بھی

حملہ کیا اور اسے زخمی کر دیا اس کے بعد حضرت عمر کے دل میں شرمندگی ہوئی۔ انہیں احساس ہوا کہ میں نے ظلم کیا ہے اور کچھ آیات قرآنی کا آپ کے دل پر ایسا اثر تھا کہ آپ کے دل پر رعب طاری ہو گیا۔ یہ وہ آیات ہیں جو حبشہ کے دربار میں نجاشی کے سامنے پڑھ کے سنائی گئیں تھیں۔ اس نے ایک تنکا اٹھا کر کہا تھا کہ میرے نزدیک عیسیٰ کی اہمیت اس سے زیادہ نہیں ہے۔ بہر حال حضرت عمر پھر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں اب ان کی نیت یہ تھی کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کو قبول کرتا ہوں۔ جب آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اس وقت حضرت حمزہ نے کواڑ کے بیچ میں سے دیکھ لیا کہ حضرت عمر آ رہے ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ آپ بہت شدید ہیں اور بہت سخت ہیں اس لئے آپ نے پہلے تردد کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ وہ اندر آئے تو حضرت حمزہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں اسی کی تلوار سے اس کو ہلاک کر دوں گا۔ حضرت عمر نے عرض کیا کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ اس وقت نعرہ تکبیر سے سارا اہل گونج اٹھا اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اسلام غالب آ جائے گا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا کا اثر تھا۔

آپ دعا کیا کرتے تھے کہ ابو جہل اور عمر دونوں میں سے ایک مجھے ضرور عطا فرما دے۔ ابو جہل کی قسمت میں تو ہلاک ہونا تھا۔ تو حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما دیا۔

(سیرت نبوی لا بن ہشام۔ زیر عنوان سبب اسلام عمر۔ صفحہ 159.160)

اب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت بیان کرتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بغیر سحری کھائے مسلسل روزے نہ رکھا کرو یعنی آٹھ پہرے روزے نہ رکھا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ تو ایسے روزے رکھ لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں رات بسر کرتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، کون تم میں ہے جو میری مانند ہو۔ پس تم کو جتنی طاقت ہے اس کے مطابق اعمال بجالایا کرو۔ (بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب التنکیل لمن اکثر الوصال)

ایک دوسرے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا۔ اتنا ہی بوجھ اٹھاؤ جتنا آسانی سے اٹھا سکتے ہو۔ فرمایا: تھوڑا سا دن کو صبح چلا کرو، دوپہر کو تھوڑا سا آرام کر لیا کرو۔ تھوڑا سا شام کو چلا کرو۔ اس طرح جتنی بھی طاقت ہے اتنا سفر کرو اور خدا تعالیٰ کو تم کسی صورت میں بھی تھکا نہیں سکتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر مجھے ایک مہینہ بھی بغیر کھائے پئے مسلسل روزے رکھنے پڑیں تو میں ایسا کر سکتا ہوں یہاں تک کہ میرے مقابل میں سختی کرنے والے سختی چھوڑ جاتے ہیں۔

(مسلم کتاب الصیام نیز مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ 192 بیروت)

حضرت مسیح موعود بھی روحانی مشقت اٹھانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ میں نے کشفِ صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اصلاح پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا۔ یہ تو سب کچھ ہوا۔ لیکن روحانی سختی کشی کا حصہ ہنوز باقی تھا۔ سو وہ حصہ ان دنوں میں مجھے اپنی قوم کے (۔) دشنام اور دل آزاری سے مل گیا۔...... عیسائیوں اور دہریوں سے بدتر ٹھہرایا گیا۔ اور قوم کے سفہاء نے اپنے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مجھے وہ گالیاں دیں کہ اب تک مجھے کسی دوسرے کے سوانح میں ان کی نظیر نہیں ملی۔ سو میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ دونوں قسم کی سختی سے میرا امتحان کیا گیا"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 200 تا 201)

حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بہت عشق تھا اور آپؐ کی بے عزتی اور آپ کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایک موقعہ پر ایک ظالم نے آ کر حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخی کی۔ حضرت مسیح موعود نے اسے برداشت کیا لیکن صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید بہت غصے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ اس پر یہ تھم گتھا ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو روکا (۔)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، اب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جسمانی قوت جو عطا فرمائی تھی اس کا ذکر ہے۔ ایک (وزنی) پتھر اٹھانے کا لوگ مقابلہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا کر رہے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: پتھر اٹھانے کا مقابلہ ہے پتہ چلے کہ کون قوی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو طاقتور تو وہی ہے جو اپنے نفس پر غصہ کی حالت میں قابو پا جائے ورنہ ظاہری طاقت کے اور اس کے کوئی معنے نہیں۔

ایک موقعہ پر چند لوگ کشتی کر رہے تھے آپؐ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا فلاں شخص بہت پہلوان ہے۔ وہ جب بھی کسی سے کشتی کرتا ہے تو اسے پچھاڑ دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: **اس سے بھی زیادہ طاقتور وہ شخص ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو اور پھر بھی غصہ پی جائے۔**

(مجمع الزوائد۔ باب فیمن یملک نفسه عند الغضب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک کشتی کا بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔ حضرت محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ رکانہ بن عبد یزید قریش کا سب سے زیادہ قوی اور مضبوط شخص مانا جاتا تھا۔ ایک دن اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مکہ کی ایک گھاٹی میں سامنا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا رکانہ! خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور میری دعوت قبول کر لو۔ اس نے کہا اگر مَیں آپ کی باتوں کو سچ جانتا تو یقیناً آپ پر ایمان لے آتا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر مَیں تمہیں پچھاڑ دوں تو کیا تم میری باتوں کو سچ مان لوگے؟ اس نے کہا مجھے تو آج تک کسی نے نہیں پچھاڑا۔ آپؐ نے فرمایا آؤ پھر کشتی لڑ لو۔ آپؐ نے اسے پکڑا اور پچھاڑ دیا یہاں تک کہ وہ آپؐ کے سامنے بالکل بے بس ہو گیا۔ پھر اٹھا اور دوبارہ عرض کیا محمدؐ مجھ سے دوبارہ کشتی لڑو۔ آپ نے دوسری بار پھر اسے پچھاڑ دیا۔ اس پر اس نے کہا: محمدؐ! بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ مَیں قریش کا سب سے زیادہ طاقتور انسان ہوں مجھے آج تک کسی نے نہیں پچھاڑا۔ اس کے بعد جب رکانہ اپنی قوم کے پاس گیا تو اس نے کہا: اے بنی عبد مناف! اپنے ساتھی کی مدد سے ساری دنیا پر جادو کرو (اور غالب آ جاؤ) کیونکہ خدا کی قسم! مَیں نے اس سے بڑا جادوگر نہیں دیکھا اور پھر اس نے ساری روئداد سنائی۔

(دلائل النبوۃ للاصبہانی۔ جلد اوّل۔ صفحہ 189)

حضرت مسیح موعود کا ایک سکھ سے کشتی کا واقعہ یہ ہے کہ:۔

ایک دفعہ آپ سیر پر جا رہے تھے تو رستہ میں آپ کو ایک سکھ ملا، لنگوٹی باندھے ہوئے وہ گھاس پھونس کھود رہا تھا۔ اٹھ کھڑا ہوا اور مسیح موعود کا راستہ روک کر بولا۔ مرزا تینوں پتہ اے کہ ٹوں اور میں کلّدے ہوندے ساں۔ کدے توں مینوں ڈھا لیندا اسیں کیدی میں، حضور بڑی توجہ سے اس کی باتیں سنتے رہے اور جواب دیتے رہے کہ ہاں سردار جی سچ اے۔ جب تک اس نے خود راستہ نہیں چھوڑا حضور وہیں کھڑے رہے۔ بڑے پیار اور محبت سے اس کی باتوں کا جواب دیتے رہے۔

(رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر ا روایت مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے تیز دوڑ کا مقابلہ بھی کیا تھا۔ کہتے ہیں ایک شخص تھا بلا سنگھ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ اس سے زیادہ کوئی تیز نہیں دوڑ سکتا۔ کوئی دوڑے مجھ سے آگے تو میں پھر دیکھوں گا۔ اس پر شیخ الہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ طے پایا کہ اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر کے حد فاصل پر ہے ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اٹھا لیں اور پہلے ایک شخص اس پل پر بھیج دیا گیا کہ وہ شہادت دے کون سبقت لے گیا۔ مرزا صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے پیچھے دوڑتے رہے۔ جب **پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔**

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 271.272 روایت نمبر 280)

سنان بن ابی سنان الدؤلی روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی معیت میں نجد کے علاقہ کی طرف غزوہ کے لئے گئے تھے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم روانہ ہوئے تو انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی معیت میں سفر

اختیار کیا۔ پھر ایک بہت کانٹے دار درختوں والی وادی میں انہیں قیلولہ کا وقت ہوگیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ باقی روایت زبانی میں عرض کردیتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آرام فرمارہے تھے کہ ایک بدوی وہاں آگیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تلوار اٹھالی اور بڑے زور سے کہا کہ بتا تجھے میرے ہاتھ سے کون بچاسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لیٹے رہے آرام سے اور تین دفعہ فرمایا اللہ مجھے بچاسکتا ہے، اللہ مجھے بچاسکتا ہے، اللہ مجھے بچاسکتا ہے۔ اس بات کو سن کر رعب سے اس کا ہاتھ کانپ گیا اور ہاتھ سے تلوار جاپڑی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اب بتا تجھے میری تلوار سے کون بچاسکتا ہے۔ اس نے کہا آپ مائی باپ ہیں آپ مجھے معاف کردیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اب بھی تمہیں سن کر یہ عقل نہیں آئی تمہیں کہنا چاہئے تھا کہ اللہ تعالیٰ بچاسکتا ہے۔

(بخاری کتاب الجهاد باب علق سیفه بالشجر فی السفر عند القائلة)

مولوی کرم دین بھیں والے مقدمہ کا واقعہ ہے کہ حضور کو جب یہ اطلاع ملی کہ ہندو مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہیں تو حضور جو ناسازی طبع کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا **"وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے!"**

ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ تھانیدار جس نے یہ کہا تھا کہ میں آپ کو پکڑوں گا اور آپ کو ہتھکڑی پہناؤں گا اس پر اس کے ہاتھوں کو بیماری ہوئی اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثر سے آپ کے صحابہ میں بھی غیر معمولی طاقت پیدا ہوگئی تھی۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿**وانذر عشیرتک الاقربین**﴾ تو اس وقت آنحضورؐ ایک پہاڑ پر چڑھ کر کھڑے ہوگئے اور اپنے خاندان کو دعوت اسلام دی۔ ان کے انکار کے کچھ عرصہ بعد دوبارہ ان کو اسلام کی طرف بلانے کے لئے ایک دعوت کا اہتمام فرمایا۔ اس دعوت میں کل خاندان شریک تھا جن کی تعداد چالیس تھی، حضرت حمزہؓ، عباسؓ، ابولہب اور ابوطالب بھی شرکاء میں شامل تھے۔ لوگ کھانے سے فارغ ہوچکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: یابنی عبدالمطلب! خدا کی قسم میں تمہارے سامنے دنیا وآخرت کی بہترین نعمت پیش کرتا ہوں۔ بولو! تم میں سے کون اس شرط پر میرا ساتھ دیتا ہے کہ وہ میرا معاون ہوگا۔ اس کے جواب میں سب چپ رہے، صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز بلند ہوئی کہ گو میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں اور مجھے آشوب چشم کا بھی عارضہ ہے، میری ٹانگیں پتلی ہیں، تاہم میں آپ کا یاور اور دست و بازو بنوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور پھر لوگوں سے خطاب فرمایا لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علیؓ پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے وہی عرض کیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے۔ **(مسند احمد اور طبری)**

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک بہت بڑا لشکر تم پر حملہ آور ہے تو تم اسے قبول کرلو گے؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم قبول کرلیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو امین اور صدوق پایا ہے۔ آپ امانتدار ہیں اور بہت سچ بولتے ہیں۔ تو لشکر تو آتا ہوا نظر آسکتا تھا، لوگوں کو پتہ لگ جاتا مگر اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بات کو قبول کرلیا۔ لیکن جب آپ نے دعویٰ کیا تو اس کا رد کردیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے غصے پر بہت قابو تھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے بہادر وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پالے۔ ایک دفعہ ایک بڑے مضبوط پہلوان سے آپ کا جنگ میں مقابلہ ہوا۔ آپ نے اس کو پچھاڑ لیا۔ اب قریب تھا کہ اسے ذبح کردیتے، اسے قتل کردیتے۔ اس نے اس وقت آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس نے حیرت سے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ کر کیوں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں بڑی مشکل سے آپ نے مجھ پر قابو پایا تھا۔ آپ نے کہا کہ پہلے میں خدا کی خاطر تجھ سے لڑ رہا تھا اب میرا نفس شامل ہوگیا ہے۔ مجھے غصہ آگیا تھا تمہارے تھوکنے پر اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اس پر وہ شخص اتنا متاثر ہوا کہ اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

(عشرہ مبشرہ مولفہ بشیر ساجد۔ البدر پبلی کیشنز لاہور۔ صفحہ 768 اشاعت ششم 2000ء)

(۔) اس آیت میں امانت سے مراد قرآن کریم سمجھتا ہوں میں۔ جس کے متعلق فرمایا اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ اللہ کی خشیت سے ریزہ ریزہ ہوجاتا۔ قرآن کی تجلی وہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ تو اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر وہ قرآنی تجلی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ نے اس امانت کا بوجھ اٹھا لیا اور اسے قبول فرمالیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''آیت ﴿**وحملها الانسان**﴾ بھی دلالت کررہی ہے کہ خدا کا حقیقی مطیع انسان ہی ہے جو اپنی اطاعت کو محبت اور عشق تک پہنچاتا ہے اور خدا کی بادشاہت کو ہزار ہا بلاؤں کو سر پر لے کر زمین پر ثابت کرتا ہے''۔ (کشتی نوح صفحہ 27۔ حاشیہ)

پھر حضرت مسیح موعود اسی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

(۔) یعنی انسان میں ظلومیت اور جہولیت کی صفت تھی، اس لئے اُس نے اس امانت کو اٹھا لیا جس کو وہی شخص اٹھا سکتا ہے جس میں اپنے نفس کی مخالفت اور اپنے نفس پر سختی کرنے کی صفت ہو''۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ 142)

ظلم جو ہے وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک ہے دوسروں پر ظلم، ایک ہے اپنے نفس پر ظلم اور نفس کی کسی بات کو نہ ماننے۔ اور جہول سے مراد عواقب سے بے خبر ہوکر خطرناک حملہ کرنے والا بھی ہے اور جہول سے مراد یہ بھی ہے کہ خدا کی راہ میں جو کچھ اپنا ہے وہ وقف کردے اور اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس کے عواقب میں مجھے کیا مشکلات درپیش ہوں گی۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود بہت سے بزرگ اولیاء کے حوالے دیتے ہیں جن سب نے جہول اور ظلوم کے وہی معنے کئے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں۔ ان میں تفسیر حسینی کا ذکر ہے، خواجہ محمد پارسا کی تفسیر سے یہ نقل کیا گیا اور سب نے وہی معنے لئے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے تھے۔ ابن جریر نے بھی لکھا ہے کہ ظلوم اور جہول کا لفظ محل مدح میں ہے یعنی تعریف کے لئے بیان ہوا ہے، مذمت کے لئے بیان نہیں ہوا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ 167 تا 169)

اب میں 1900ء میں حضرت مسیح موعود کے الہام کا ذکر کرتا ہوں:۔

یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح (۔) بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

(تذکرہ صفحہ 289.290 مطبوعہ 1969ء)

چنانچہ آپ کو بیسیوں آدمیوں کے کام اکیلے کرنے کی قوت عطا فرمائی گئی۔ حضرت مسیح موعود کے قلمی جہاد کا مختصر جائزہ یہ ہے کہ اٹھائیس سال (1880.1908) **باوجود مستقل بیماریوں کے اپنی روزمرہ کی مصروفیات میں آپ نے مہمانوں کی بھی خدمت کی، مجالس میں بیٹھے، سوال وجواب میں حصہ لیا اور کتب جو شائع کی ہیں بہت سی، وہ پندرہ ہزار صفحات سے بڑھ کر ہیں۔**

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس میں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کردے"۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 510 مطبوعہ ربوہ)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی لکھتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ قصیدہ اعجاز احمدی آپ لکھ رہے تھے اور اس کی کاپی غلام محمد کاتب کو لکھوا رہے تھے۔ آپ نے کہا کاپی لکھو اور لکھ کے یہیں سے اس کی تصحیح کراتے جاؤ۔ وہ کاپی وہیں لکھتا رہا اور اس کی تصحیح کرواتا رہا یہانتک کہ شام

کھانے کا وقت ہوگیا۔آپ نے فرمایا تم یہیں ٹھہرو اور کھانا کھالو۔ہمیں (دین) کی خوبیوں سے متعلق منجانب اللہ بہت سے دلائل اور ثبوت نبوت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عطا ہوئے ہیں۔ان کا اتنا غلبہ ہے کہ ہمیں نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پانی نہ نیند۔جب بھوک اور نیند کا سخت غلبہ ہوتا ہے تو ہم کھاتے ہیں یا سوتے ہیں۔پھر میں نے حضرت اقدس کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھایا۔جب کھانا کھا چکے تو فرمایا۔یہ دن بڑے ثواب اور جہاد کے ہیں۔

(تذکرۃ المہدی مولفہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب حصہ اول صفحہ 16.17)

ملفوظات کی ایک روایت ہے مغرب کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کتاب زیر طبع کے متعلق فرمارہے تھے کہ یہ معجزہ کی طرح پھرے گی اور دلوں میں داخل ہوگی۔اول و آخر کے سب مسائل اس میں آگئے ہیں۔خدا کی قدرت ہے۔دیر کا باعث ایک یہ ہوجاتا ہے کہ لغات جو دل میں آتے ہیں پھر ان کو کتب لغت میں دیکھنا پڑتا ہے۔میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے۔جب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہوں گے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 690 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود کے متعلق آتا ہے رات تین بجے تک آپ لکھتے رہے۔''رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیاں اور پروف صحیح ہوئے۔مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے۔وہ اس وقت تشریف نہیں لاسکیں گے۔یہ بھی ایک جہاد ہی تھا۔رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزارے۔ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے۔ان سے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔تو کہا موت کا کوئی خوف نہیں مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہیں ہے۔جب جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔(ملفوظات جلد 2 صفحہ 691۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت خالد بن ولید کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت خالد بن ولید بستر مرگ پر لیٹے رو رہے تھے تو کسی نے عرض کیا کہ آپ تو خدا کے شیر ہیں۔خدا کی خاطر ننگی تلوار ہیں آپ کو اس وقت رونا کیوں آرہا ہے۔فرمایا اس وجہ سے رونا نہیں آرہا کہ میں مرنے والا ہوں۔میرے جسم سے کپڑا اُٹھا کر دیکھو کوئی جگہ نظر نہیں آئے گی جہاں تلواروں کے نشان نہ ہوں۔میں تو رو اس لئے رہا ہوں کہ کیوں نہ میں خدا کی خاطر لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔پس مجھے غم ہے تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑتے لڑتے میں کیوں شہید نہ ہوا۔

حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ اکثر ٹہل کر لکھا کرتے تھے ایک طرف دوات رکھی ہوئی تھی اور دوسری طرف بھی دوات رکھی ہوئی تھی اور چلتے چلتے آپ کبھی اس طرف کچھ لکھتے جاتے تھے پھر دوسری طرف جاکے وہاں سے آگے کچھ لکھ لیتے تھے۔تو کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔آپ نے کہا میں ایسا اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے عادت ہے چلتے چلتے یہ کام کرنے کی اور اسی طرح میرا کام بھی چلتا پھرتا ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 72.73)

بچپن میں آپ نے تیرنا بھی سیکھا ہوا تھا کبھی قادیان کے کچے تالابوں میں جن کو ہم ڈھاب کہا کرتے تھے تیرا کرتے تھے۔اسی طرح اوائل عمر میں گھوڑے کی سواری بھی سیکھی تھی اس فن میں اچھے ماہر تھے، کبھی غلیل سے شکار بھی کرلیا کرتے تھے۔آپ کی زیادہ ورزش پیدل چلنا تھا جو آخری عمر تک قائم رہی۔آپ کئی کئی میل تک سیر پہ جایا کرتے تھے اور خوب تیز چلا کرتے تھے۔صحت کی درستی کے خیال سے کبھی کبھی موگریوں کی ورزش بھی کیا کرتے تھے یعنی موگدر چلایا کرتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آخری عمر میں آپ کو موگریاں پھیرتے دیکھا ہے مگر یہ ساری باتیں صحت کی درستی کی غرض سے تھیں ورنہ آپ نے کبھی بھی ان باتوں میں ایسے رنگ میں حصہ نہیں لیا جس سے انہماک کی صورت نظر آئے یا وقت ضائع ہو۔بلکہ ایام طفولیت میں بھی آپ کی طبیعت دینی امور کی طرف بہت راغب تھی۔چنانچہ بعض روایات سے پتہ لگتا ہے کہ آپ اپنے کھیل کود کے زمانہ میں بھی اپنے ساتھ کے بچوں سے کہا کرتے تھے کہ دعا کرو کہ خدا مجھے نماز کا شوق نصیب کرے اور دوسرے بچوں کو بھی یہ نیک نصیحت کیا کرتے تھے۔

(سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 10)

حضرت منشی اروڑے خانصاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو گورداسپور میں کوئی کام تھا۔حضرت منشی اروڑے خانصاحب کو بھی گورداسپور جانا تھا۔آپ سفر پر روانہ ہوئے اور مصافحہ کیا حضرت مسیح موعود نے ان سے فرمایا کہ تم ذرا ٹھہرو۔میں نے عرض کیا حضور مجھے بٹالہ میں اپنی لڑکی سے ملنے جانا ہے آپ نے فرمایا جاؤ لڑکی سے ملو اور پھر مجھے آکے مل لینا۔منشی اروڑے خان بیان کرتے ہیں کہ میں گیا اور لڑکی سے ملا اور لڑکی سے مل کر جب واپس مڑا ہوں تو دیکھا حضرت مسیح موعود اکیلے تشریف لا رہے تھے۔ہاتھ میں عصا پکڑا ہوا تھا اور کوئی تھکاوٹ کے آثار آپ پر نہیں تھے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا تم یکّے پر سوار ہوجاؤ۔انہوں نے کہا حضور یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ تو پیدل چل رہے ہوں اور میں یکّے پر سوار ہوجاؤں۔آپ نے فرمایا **الامر فوق الادب** کہ حکم جو ہے ادب سے اوپر ہوتا ہے۔اس پر وہ سوار ہوگئے۔ایسا اخلاق کا نمونہ کس نے کب دیکھا ہوگا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی)

حضرت مسیح موعود کو اپنے نفس پر جو قابو تھا اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک آریہ جاہل آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ آپ جاہل ہیں اور دو ہی دنیا میں قومیں جاہل ہیں ایک مسلمان جاہل ہیں اور دوسرے سکھ جاہل ہیں۔حضرت مسیح موعود نے نرمی سے اس کی بات سن لی اور وہ منہ پہ گالیاں دیتا رہا۔حضرت مسیح موعود اس کی ساری باتیں صبر سے سنتے رہے اور ایک بات کا بھی سختی سے جواب نہ دیا۔آپ نے فرمایا دیکھا مسلمانوں کے اخلاق تو یہ ہیں ان کا اور آریوں کا مقابلہ کیا جائے تو بکری اور بھیڑیئے کا معاملہ نظر آئے گا۔جو عوام ہمارے زیر اثر نہیں ہیں ہم ان کا ذمہ نہیں لیتے۔گالی اور جوش دلانے والے الفاظ سن کر صبر کرنا مردوں کا کام ہوتا ہے اگر کوئی ایسا کرکے دکھاوے تو ہم جانیں۔نرمی ہی مشکل ہے سختی تو ہر ایک شخص کرسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 116.117 جدید ایڈیشن)

(الفضل انٹرنیشنل 9مئی 2003ء)

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

✿ مکرم مرزا احمد الدین صاحب ناز استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کی انجیو گرافی راولپنڈی میں ہو رہی ہے۔احباب جماعت سے جملہ پیچیدگیوں سے بچنے اور کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم فرحان جاوید چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کو بس سے گر کر شدید چوٹیں آئی ہیں۔آپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم انوار الحق صاحب شعبہ مال جماعت احمدیہ لاہور کے بیٹے کا ایک مقامی ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔اس کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان کلاس مجلس نابینا

✿ بوجوہ مجلس نابینا ربوہ کی تعلیمی تربیتی اور فنی کلاس جو 26 مئی تا 10 جون ہونی تھی اب 7 جون تا 22 جون 2003ء ہوگی۔احباب سے درخواست ہے کہ وہ احمدی نابینا حضرات کو اس کلاس میں بھجوائیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔بازار کٹھیاں والا۔سیالکوٹ

بانجھ پن۔شوگر۔ہائی بلڈ پریشر کا بفضل تعالیٰ شافی علاج صرف ایک بار تشریف لائیں۔

الناصر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ سٹور

بالمقابل بیت الفضل۔محلہ دار الفضل غربی ربوہ

فون 212004-212101-212698

Email:doctornasirshehzad@Yahoo.com

nashahzad@yahoo.com

چھوٹے قد کا علاج

تین سے بیس سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دو ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور اُن کی خون و کیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہوجاتی ہے۔

نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے۔

تین مختلف مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعائتی قیمت -/300 روپے بمع ڈاک خرچ -/360 روپے ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	3-جون	زوال آفتاب	12-07
منگل	3-جون	غروب آفتاب	7-12
بدھ	4-جون	طلوع فجر	3-22
بدھ	4-جون	طلوع آفتاب	5-01

☆ وزیراعظم جمالی نے کہا ہے کہ بجٹ کے پیش ہونے کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے والی اپوزیشن کا قوم کو نوٹس لینا چاہئے۔ اس بجٹ سے عوام مستفید ہونگے۔

☆ صوبہ سرحد کی مجلس عمل حکومت کی جانب سے ضلعی ناظمین کے خلاف کارروائی کو بدنیتی پر مبنی قرار دیتے ہوئے سرحد کے تمام اضلاع کے ضلعی ناظمین نے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

☆ پاکستان مسلم لیگ (ق) نے اسلامائزیشن کے بارے میں مجلس عمل کے مجوزہ نکات سے اتفاق کرلیا ہے۔

☆ مسلم لیگ (ق) کے صدر نے کہا ہے وردی کا معاملہ وردی والوں پر چھوڑ دیا جائے حالات خراب ہوئے تو حکومت ہی نہیں پورا سسٹم بھی جائے گا۔

☆ سپیکر قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ ایل ایف او کا مسئلہ آئینی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں حل ہو جانا چاہئے۔ یہ سفارشات بڑی مثبت ہیں۔

☆ ٹھٹھہ میں کینجھر جھیل میں کشتی الٹ جانے سے ایک ہی خاندان کے 25 افراد ڈوب گئے۔

☆ دنیا کے بڑے صنعتی ممالک جی ایٹ کا اجلاس فرانس کے تفریحی مقام ایویان میں شروع ہوگیا ہے۔

☆ امریکی صدر جارج بش نے بھارت کے وزیراعظم واجپائی کو یقین دلایا ہے کہ وہ اس ماہ کے آخر میں واشنگٹن میں صدر مشرف کے ساتھ ملاقات میں سرحد پار دہشت گردی کے خاتمے کی ضرورت پر گفتگو کریں گے۔

☆ وفاقی وزیر امور کشمیر وشمالی علاقہ جات اور پانی وبجلی آفتاب شیر پاؤ نے کہا ہے کہ منگلا ڈیم کی توسیع کے سلسلے میں آزاد کشمیر کے ساتھ جلد سمجھوتہ طے پاجائے گا۔

☆ افغانستان کے علاقہ خوست میں پاکستانی کرنسی پر پابندی لگادی گئی ہے خلاف ورزی پر سخت سزائیں دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

☆ عراق کے جنوبی شہر بصرہ میں ہزاروں افراد نے بصرہ میں برطانوی گورنر کی تعیناتی پر احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ بصرہ میں کسی عراقی کو گورنر تعینات کیا جائے۔

☆ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے اندر القاعدہ سمیت تمام دہشت گرد تنظیموں کے خلاف آپریشن کا سلسلہ جاری ہے۔ جہاں تک ایران کی جانب سے القاعدہ اراکین کو سرحد پار روکنے کی اپیل کی بات ہے تو یہ پڑوسی ممالک کی ذمہ داری ہے وہ اپنی سرحدیں خود محفوظ بنائیں۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر، سپلٹ AC وِنڈو AC، واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس ایل جی، سام سنگ، پرائیماسٹار
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
فون 7223228-7357309

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23- قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
214321 ، 212837
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر سفیر احمد

جوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے، بڑی -/200 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

گولڈن ٹیکسی اینڈ ویگن مرکز
نئی کاریں۔ لوڈ گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

لیس، فیتہ، ڈوری، سامان درزی خانہ دستیاب ہے
ایم ایم لکی بٹن درزی اسٹور
ریل بازار اوکاڑہ
فون: 523615
طالب دعا: شیخ ظہیر احمد۔ شیخ نفیس احمد

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7- سنگھار سنٹر
فون دکان 53181 ☆ سیکلین روڈ۔ دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب بیوٹی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوک 04524-214510-04942-423173

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ
9- جینوبلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

KOH-I- NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلسٹر، پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بے آریٹکلز
27- نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا
ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
پروپرائٹرز: داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29